بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن تنویر

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۲۸ تبلیغ ۱۳۴۳ھش / ۱۴ شوال ۱۳۸۳ھ / ۲۸ فروری ۱۹۶۴ء | نمبر ۵۰

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۷ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعائے کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقّت، اضطراب اور گدازش ہو

جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے

"اگر انسان نیکی نہ کر سکے تو کم از کم نیکی کی نیت تو رکھے۔ کیونکہ ثمرات عموماً نیتوں کے موافق ملتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دنیوی حکام بھی اپنے قوانین میں نیت پر بڑا مدار رکھتے ہیں اور نیت کو دیکھتے ہیں۔ اسی طرح پر دینی امور میں بھی نیت پر ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ پس اگر انسان نیکی کرنے کا مصمم ارادہ رکھے اور نیکی نہ کر سکے تب بھی اس کا اجر مل جاوے گا اور جو شخص نیکی کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بھی دے دیتا ہے اور توفیق کا ملنا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے دیکھا گیا ہے اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ انسان سعی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ وہ صلحاء، سعداء و شہداء میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ انوار، برکات اور فیوض کو پا سکتا ہے غرض سہ

نہ بزوری نہ بزاری نہ بزر مے آید

بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گوہر مقصود ملتا ہے۔ اور حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعائے کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو، اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے، خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو، تکلف اور تصنع سے کرتا رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے"۔

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

محترمہ بیگم میاں محمد محسن صاحب (جو مکرم محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ کی ہمشیرہ ہیں) کی نواسی اکثر بیمار رہتی ہے۔ محترمہ بیگم صاحبہ ہسپتال کو اکثر عطایا بھجوایا کرتی ہیں۔ لہٰذا خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ ان کی نواسی کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچی کو کامل شفا اور نیک اور لمبی زندگی عطا فرمائے آمین

وقف جدید سال ہفتم

وقف جدید سال ہفتم کے وعدہ جات کی ادائیگی جس قدر جلد ممکن ہو فرما دیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

تحصیل چنیوٹ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب جھنگ نے اندیشہ نقض امن کی بناء پر تحصیل چنیوٹ میں ۲۵ فروری ۱۹۶۴ء سے ایک ماہ تک کے لئے زیر دفعہ ۱۴۴ ہر قسم کے جلسے جلوس اور ۵ اور ۵ سے زائد افراد کے اجتماع پر پابندی عائد کر دی ہے۔

ایک نہایت ضروری اور تاریخی تصحیح

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی بیعت لدھیانہ میں لی تھی اور بعض روایتوں نیز ریکارڈ کی بناء پر جیسا کہ سیرت المہدی میں ۲۰ رجب تو لکھا ہے مگر تاریخ ۲۲ کی بجائے ۲۳ مارچ درج ہے) بیعت کی تاریخ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء بروز جمعہ سمجھی جاتی تھی۔ مگر اب مزید تحقیق کی گئی ہے اور رجسٹر بیعت بھی دیکھا گیا ہے۔ اس میں ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء بروز جمعہ کے الفاظ لکھے ہیں۔ اور تقویم کے مطابق بھی ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ بروز جمعہ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء تاریخ درست ہے۔ گزشتہ سال مارچ ۱۹۶۳ء میں حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے نوٹس میں یہ امر لایا گیا تھا آپ نے فرمایا تھا:

"تاریخی دستاویز کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا"۔

لہٰذا بیعت اولیٰ کی تاریخ ۲۰ رجب مطابق ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء بروز جمعہ قرین قیاس ہے اور اس کے مطابق عمل درآمد ہونا چاہیئے۔ تمام احباب مطلع رہیں۔

ناظر اصلاح و ارشاد

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ فروری ۶۴ء

اللہ والوں کا ٹولہ

(۲)

متین فکری صاحب نے اپنے فاضلانہ مقالہ میں اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ وقت کا مطالبہ ہے کہ اللہ والوں کا ایک ٹولہ ابھرے جو از سر نو دنیا کو اسلام کی طرف لائے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج وہ وقت ہے کہ ساری دنیا ہی بگڑ گئی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسانوں نے جو مادی ترقیاں کی ہیں ان کا اثر انسانی ذہنیت پر یہ ہوا ہے کہ وہ بڑی حد تک کسی مافوق الطبیعات ہستی سے منکر ہو گئے ہیں۔ اور سمجھنے لگے ہیں کہ انسان کی عقل ہی اس کو کافی ہے کسی آسمانی یا روحانی راہنمائی کی ضرورت نہیں۔ تجرباتی اور مشاہداتی طرزِ فکر نے اس ذہنیت کو بہت تقویت دی ہے۔

اس وقت دنیا کو صرف اسلام ہی بچا سکتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ عقل پرستی نے انسان کو پہلے سے بھی زیادہ ظالم بنا دیا ہے۔ بات سیدھی ہے کہ جب یہ یقین ہو جائے کہ اس زندگی کے بعد کوئی زندگی نہیں اور نہ کوئی اعمال کی پرسش بعد الموت ہونے والی ہے تو نیکی کا معیار کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ جو کچھ چاہے انسان کرے۔ اگر دوسرے ہزاروں انسان مٹا دئے جائیں اور صرف اپنے فائدہ کو مدنظر رکھا جائے تو کیا حرج ہے۔ اگر ایک انسان ایک ننھی بچی کو اس کی بالیوں کے لئے قتل کر دیتا ہے تو اس ظلم کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ اسکے دل میں خدا کا ڈر نہیں ہوتا اور نہ یہ خوف ہوتا ہے کہ اس کے اس عمل کی اس کو سزا مل سکے گی۔ بے شک ملکی قانون کے مطابق اس کو سزا ملتی ہے مگر جب وہ یہ جرم کرتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ کوئی دوسرا نہیں دیکھ رہا۔ یہ صرف قانون کا ڈر ہوتا ہے۔ جب یہ بھی دل سے نکل جاتا ہے تو جرم کا ارتکاب کر لیتا ہے کیونکہ خدا کا خوف تو اس کے دل میں ہوتا ہی نہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ اگر انسانوں کے دل سے اللہ تعالےٰ کا خوف بالکل نکل جائے اور معاد کا ذرا بھی خیال نہ رہے تو دنیا چند ہی دنوں میں ختم ہو جائے۔ دنیا میں جتنے بھی جرائم ہوتے ہیں وہ اسی وجہ سے ہوتے ہیں۔ کیونکہ حسنِ اخلاق بذاتِ خود کوئی چیز نہیں۔ اور اگر محض ملکی قانون یا دوسروں سے فائدہ اٹھانے کی وجہ سے انسان اچھے اخلاق دکھاتا ہے تو یہ محض ناپائیدار چیز ہے۔ اس کی جڑ مضبوط نہیں۔ ہوا کا ذرا سا جھونکا اس کو اکھاڑ دیتا ہے۔ یہ محض منافقت ہے۔ انسان فوری ضرر سے بچنے یا فوری فائدہ حاصل کرنے کے لئے ایسا کرتا ہے مگر اس کا راز فوراً افشا ہو جاتا ہے اور وہ دوسروں کے نزدیک حقارت کا نشانہ بن کر رہ جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ محض ذاتی مفاد کے لئے اخلاق کا مظاہرہ نہ تو اخلاق کہلاتا ہے اور نہ اس کا دیرپا فائدہ ہوتا ہے۔ دنیا میں جتنے بلند اخلاق لوگ ہوئے ہیں وہ وہی تھے جن کا اخلاق پختہ حیثیت رکھتا تھا۔ جو محض فوری فائدہ یا نقصان کے خوف سے اخلاق نہیں دکھاتے تھے بلکہ جن کے اخلاق کی جڑ مضبوط ہوتی تھی اور ایسے اخلاق بغیر اس کے پیدا نہیں ہو سکتے کہ انسان ایک مابعد الطبیعات ہستی پر ایمان رکھے اور معاد کا ڈر اس کے دل میں پیدا ہو۔ اس کو یقین ہو کہ اگر میں ملکی قانون کی زد سے بچ بھی جاؤں گا تو پھر بھی بغیر سزا کے نہیں رہوں گا۔

اسی وجہ سے ایک مغربی مفکر نے کہا ہے کہ بالفرض خدا تعالےٰ کا کوئی وجود نہ بھی ہو تو پھر بھی ہمیں ایک ایسے وجود کو خود ایجاد کر لینا چاہیئے۔ یہ قول خود اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالےٰ واقعی موجود ہے۔ ورنہ اس شخص کے دل میں یہ خیال ہی پیدا نہ ہوتا۔ جب ایک چیز کی ضرورت یہاں تک ہے کہ انسان اس کے بغیر صحیح زندگی گزار ہی نہیں سکتا تو ظاہر ہے کہ ایسی چیز فی الواقعہ موجود ہے۔

پھر ہزاروں انسانوں کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی ایسی ہستی ضرور موجود ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ ایسے انسان وہی لوگ ہیں جن کا اخلاق بلند تھا۔ چنانچہ ایسے لوگوں کی مثال انبیاء علیہم السلام کے وجود میں ملتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام ہی مسلّمہ طور پر اعلےٰ اخلاق کے مظہر ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی "علیٰ خلقٍ عظیم" کہا گیا ہے۔

مغرب نے تجرباتی سائنس کے زیر اثر کسی ایسے وجود کا انکار کر دیا ہے جو مافوق الطبیعات ہے اور جو انسانوں کی ہدایت کے لئے انبیاء علیہم السلام نازل کرتا ہے۔ اسلام نے اس کے خلاف نہایت تفصیلی طور پر بتایا ہے کہ اللہ تعالےٰ موجود ہے اور وہ اپنے ہادی دنیا کی ہدایت کیلئے بھیجتا ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں کیونکہ آپ کے ذریعہ اسلام کی مکمل اور عالمگیر تعلیم نازل ہوئی ہے۔

اور یہ آخری دین ہے اس لئے یہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسلام کو دنیا میں فروغ دیں اور دنیا جس تباہی کے کنارے کھڑی ہو گئی اس سے اسکو بچائیں مگر حالت یہ ہوئی ہے جیسا کہ متین فکری نے لکھا ہے کہ:-

"مسلمانوں کا زوال تاریخ انسانیت کا سب سے المناک باب ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کا یہ انجام مسلمانوں کے تنزل ہی کا منطقی نتیجہ ہے جو ظاہر ہوا۔ دراصل سلسلہ نبوت کے خاتمے کے بعد یہی امت روئے زمین پر الہامی ہدایت کی امین اور کائنات کے بناؤ اور بگاڑ کی واحد ذمہ دار تھی لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جب انسان تسخیر کائنات کا ایک غیر متزلزل عزم اور تفکر و احساس کی قیمتی دولت کے ہمراہ میدان میں آیا تو اس وقت یہ نمائندہ جماعت اپنے تنزل کی آخری منزلیں طے کر رہی تھی۔ اس کے پیشوا نیابت رسول کے فریضے سے لاپرواہ مناظرہ اور موشگافیوں میں مصروف تھے اور وقت کا قافلہ بغیر کسی رہنما کے سرگرم سفر تھا۔ بغیر کسی رہنمائی اور ہدایت کے سفر کے جو نتائج برآمد ہو سکتے تھے وہ ظاہر ہیں آج انسانیت ہزار بھول بھلیوں میں گم منزل کے لئے سر ٹپک رہی ہے انسان اپنے اندازے سے کسی راہ کا انتخاب کرتا ہے لیکن جب اس پر کچھ دور چل لیتا ہے تو محسوس کرتا ہے کہ یہ راہ صحیح نہیں۔ یہ غلط راستہ ہے جس پر وہ نکل آیا ہے۔ گھبرا کر وہ نئی راہ ڈھونڈتا ہے لیکن بہت جلد اس پر کھل جاتا ہے کہ اس کی یہ کھوج بھی صحیح نہیں۔ دو تین صدیوں کا یہ فاصلہ وہ اسی انداز میں طے کرتا آیا ہے سوائے ایک سیدھی اور صحیح راہ کے وہ تمام راہیں آزما چکا ہے اور تمام ہمتیں ہار کر بیٹھا ہے۔ اب وقت پوری شدت سے مطالبہ کر رہا ہے کہ اللہ والوں کا کوئی ایسا ٹولہ ابھرے اور اس کوتاہی کی تلافی کرے جس کے سبب دنیا اس انجام سے دوچار ہوئی ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار"

(چٹان ۲/۱۰/۶۴ صفحہ ۱)

ظاہر ہے اگر بقول متین فکری اسلام ہی دنیا کی اس وقت رہنمائی کر سکتا ہے اور اللہ والوں کے ٹولے کا ہی یہ وقت مطالبہ کرتا ہے تو لازم تھا کہ اللہ تعالےٰ اسلام کی حفاظت کا بھی کوئی سامان کرتا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بعض لوگ ایسے دیکھے جاتے ہیں جو کہتے ہیں کہ حفاظت کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ دیکھو جو شخص باغ لگاتا ہے یا عمارت بناتا ہے تو کیا اس کا فرض نہیں ہوتا یا وہ نہیں چاہتا کہ اس کی حفاظت اور دشمنوں کی دست برد سے بچانے کے لئے ہر طرح کوشش کرے؟ باغات کے گرد کیسے کیسے احاطے حفاظت کے لئے بنائے جاتے ہیں اور مکانات کو آتشزدگیوں سے بچانے کے لئے نئے نئے مصالحے تیار ہوتے ہیں اور بجلی سے بچانے کے لئے تاریں لگائی جاتی ہیں۔ یہ امور اس فطرت کو

(باقی صفحہ ۴ پر)

ہم کو خدا کا حکم ہوا ہے چلو چلو

دجّال نے خروج کیا ہے چلو چلو
کعبہ کے گرد گھوم رہا ہے چلو چلو

فسق و فجور حرص و ہوا و ہوس کا بیج
ہر دیس میں بکھیر رہا ہے چلو چلو

دجّال کو ہے زُعم کہ کوئی خدا نہیں
ہم یہ دکھائیں گے کہ "خدا ہے" چلو چلو

للکارا ہے مسیحِ زماں نے اُٹھو اُٹھو
ہم کو خدا کا حکم ہوا ہے چلو چلو

ہیں اُسکے پاس سینکڑوں سامانِ حرب و ضرب
اور اپنے پاس تیرِ دُعا ہے چلو چلو

پڑھتے چلو کلامِ الٰہی کی آیتیں
مثلِ نمک وہ گھُلنے لگا ہے چلو چلو

تنویر کفر و شرک کا ٹوٹا ہے پھر طلسم
پھر لا الٰہ کا شور پڑا ہے چلو چلو

ہالینڈ میں رمضان المبارک اور عید الفطر

احمدیہ مسجد میں مسلمانوں کا شاندار اجتماع ۔ ملک بھر میں دو دفعہ ٹیلی ویژن پر مسجد کا پروگرام

دو افراد کا قبول اسلام

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہالینڈ

احباب کی خدمت میں ہالینڈ کی رپورٹ پیش ہے ۔ یورپ کے ممالک عیسائیت کے قلعے ہیں ۔ ان میں ہماری مساجد کا قیام موجودہ زمانہ میں اسلام کی ترقی کا سنگِ میل ہیں ۔ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ ہالینڈ میں ہماری مسجد نمازیوں کے لئے ناکافی ثابت ہوئی ۔ — ہم خدا تعالیٰ کے حضور عجز و نیاز کے ساتھ ملتجی ہیں کہ وہ ہمیں اتنی بڑی مسجدیں بنانے کی توفیق دے کہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کی کفیل ہوں ۔

یہ رپورٹ ہماری بہنوں کے لئے نو بہت ہی خوشی کا موجب ہوگی ، جن کے خصوصی چندوں سے یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے اور مسجد کا چپہ چپہ ہر اس بہن کے لئے خدا کے حضور دعا گو ہوگا جس نے خدا کے اس گھر کی تعمیر میں حصہ لیا ہوگا ۔ اللّٰھم بارک لنا ولھم (وکیل التبشیر)

ہالینڈ میں عید الفطر کی تقریب اس دفعہ اپنے بعض مخصوص حالات کے پیش نظر ایک خاص شان کی حامل تھی ۔ جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں ۔ مگر قبل اس کے کہ اس بارہ میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ کچھ عرض کیا جائے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس ضمن میں تمہیداً مشن کی بعض مساعی کا ذکر کر دیا جائے ۔

مغربی ممالک میں عام طور پر موسم سرما کام کے لحاظ سے خاص معروفیت کا زمانہ ہوتا ہے ۔ یہ وقت کم و بیش ستمبر سے شروع ہو کر مئی کے آخر تک چلتا ہے ۔ جون جولائی اور اگست کے مہینے عام طور پر سیر و تفریح کے اوقات شمار ہوتے ہیں ۔ جس کے لئے سال بھر لوگ پس انداز کرتے ہیں ۔ اور پھر ان میں ادھر ادھر سیر کرنے اور تفریح منانے کے لئے چلے جاتے ہیں ۔ ستمبر میں سردی شروع ہو جاتی ہے ۔ تو لوگ پھر اپنے اپنے ٹھکانوں پر آ جاتے ہیں ۔ ان حالات کے پیش نظر گزشتہ سالوں کی طرح اس دفعہ بھی ہم نے ستمبر سے ایک خاص ونٹر تبلیغی پروگرام کا ایک حصہ ترتیب دیا جو کہ ایک رنگ میں دسمبر میں کرسمس تک ختم کر چکے ۔ تو اس کے بعد سال نو کی آمد سے پروگرام کا دوسرا حصہ شروع کیا ۔ جس کی ابتدا سال نو کے تہنیت ناموں سے کی ۔ اس کے ساتھ ایک خاص پیغام بھی نشر کیا ۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ گزشتہ سال اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسجد کی ظاہری شکل کو دو چھوٹے میناروں کے ساتھ مزین کرنے کی توفیق عطا فرمائی ۔ یہ مینار اگرچہ چھوٹے ہیں ۔ مگر اس کے خوشنما سنہری گنبد مسجد کی خوبصورتی میں نمایاں اضافہ کا موجب ہیں ۔

چنانچہ اس صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم نے نئے سال کا تہنیت نامہ مسجد کے رنگین کارڈ کی صورت میں تیار کروایا ۔ اور بہت ہی مقبول ہوا ۔ (جو دوست مسجد کے رنگین کارڈ کی خواہش رکھتے ہوں وہ خط لکھ کر مشن سے منگوا سکتے ہیں)

نئے سال کی ابتدا اس دفعہ رمضان المبارک کی آمد کا پیش خیمہ تھی ۔ سال کا آغاز ہوتے ہی رمضان کی تیاریاں شروع ہو گئیں ۔ اور اس کے پروگرام بننے لگ گئے ۔ چنانچہ رمضان کے فضائل ۔ مسائل اور اس کی اہمیت پر مشتمل سرکلر تیار کر کے احباب کو روانہ کئے ۔ اور روزہ کے اوقات کا تفصیلی چارٹ تیار کر کے احباب تک پہنچایا ۔

گزشتہ سال سے یہاں ترکی سے بہت لوگ کام کے لئے آ رہے ہیں ۔ جو ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ چنانچہ کوشش کی کہ ان سب سے تعلق قائم کیا جائے ۔ اور رمضان المبارک کے ضمن میں انہیں یہاں کے ضروری حالات اور مسائل سے آگاہ کیا جائے ۔ اس غرض کے لئے چار سرکلرز ترکی زبان میں تیار کروا کر ان تک پہنچائے گئے ۔ پھر یہاں ترک ہی نہیں بلکہ بعض اور اسلامی ممالک مثلاً مراکو اور شرق اردن سے بھی بہت سے لوگ کام کے لئے آئے ہوئے ہیں ۔ اور ان کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے ۔ ان سب سے تعلق قائم کرنے کے لئے خط و کتابت کے علاوہ کچھ دورے بھی کئے ۔ ان کے علاوہ رمضان المبارک کے ایام میں ہماری مصروفیات میں خاصہ اضافہ ہو گیا ۔ ڈاک کا کام بھی بہت بڑھ گیا ۔ اور ٹیلی فون تو اس قدر آنے لگ گئے کہ صبح کو دفتر کا کام کرنا بھی مشکل ہو گیا ۔ مگر اس کے باوجود یہ ساری مصروفیت اور یہ ساری خدمت ایک بڑے سرور اور لطف کا موجب تھی ۔

ونٹر پروگرام کے دوسرے حصہ کے لئے ہمارا جلسوں کا کوئی معین پروگرام تو اس دفعہ نہیں تھا ۔ تاہم متعدد جگہوں پر لیکچر دینے کے مواقع ملے ۔ دو پبلک جلسے مشن میں بھی بہت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے ایک جلسہ وسط جنوری میں ہوا ۔ اور دوسرا آخر جنوری میں ۔ یہ دونوں جلسے ایک ہی موضوع پر تھے ۔ اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جب پہلا جلسہ ۱۵ جنوری کو ہوا تو اس میں اس قدر دوست آئے ۔ کہ ایک بہت بڑی تعداد کو جگہ نہ ہونے کے باعث واپس جانا پڑا ۔ چنانچہ ہمیں مجبوراً اعلان کرنا پڑا کہ یہی لیکچر دو ہفتہ کے بعد پھر ہوگا ۔ اور اس کے لئے اخبار میں اعلان کیا ۔ کہ جو دوست اس جلسہ میں شامل ہونا چاہیں وہ پہلے جگہ ریزرو کروا لیں ۔ تا پہلے کی طرح پھر انہیں واپس نہ جانا پڑے ۔

اعلان کے بعد دو ہی دن میں مطلوبہ تعداد پوری ہو گئی ۔ اس کے بعد کوئی ۔ ۵ کے قریب مزید درخواستیں موصول ہوئیں ۔ اب ہم سوچ رہے ہیں کہ تیسری دفعہ پھر اس لیکچر کا اہتمام کیا جائے ۔ مگر مشن کی دیگر گوناگوں مصروفیات کے پیش نظر اس لیکچر کو کچھ وقت ابھی ملتوی کرنا پڑے گا ۔

رمضان المبارک کا مہینہ اپنی برکات کے لحاظ سے ایک خاص مہینہ ہے ۔ ان برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم ہر سال مسجد میں روزانہ ایک پارہ درس کا اہتمام کرتے ہیں ۔ یہ اہتمام اس دفعہ بھی سارا مہینہ باقاعدگی کے ساتھ جاری رہا ۔ اس درس کے لئے یہاں کے حالات کے لحاظ سے شام ہی کا وقت موزوں تھا ۔ چنانچہ ۸ بجے عشاء کی نماز کے بعد سے یہ درس شروع ہو کر رات کے ساڑھے دس بجے تک ختم ہو جاتا رہا ۔ آخری عشرہ میں اس درس کے علاوہ ہم نے تراویح کا التزام کیا تا نو مسلموں میں اسلامی عبادت کا یہ خاص طریق بھی جاری و ساری رہے ۔

مشن کی تبلیغی مساعی کے ضمن میں گزشتہ ۴ فروری کا دن خاص طور پر قابل یاد رہے گا ۔ جبکہ ہالینڈ کے ٹیلی ویژن کے پروگرام میں نصف گھنٹہ تک "اسلام کا پروگرام" لوگوں کی توجہ کا مرکز رہا ۔ یہ پروگرام نشر کئے جانے سے پہلے ملک بھر کے روزناموں میں محکمہ T.V. کی طرف سے اس کا اعلان کیا گیا ۔ جس میں نمایاں طور پر بطور خبر کے امام مسجد ہالینڈ کے اس پروگرام میں حصہ لینے کا ذکر تھا ۔ اس میں مسجد کے بیرونی اور اندرونی حصہ کو پورے طور پر پردہ تصویر پر دکھایا گیا اس پروگرام میں مشن کی میری تقریر ارکان اسلام کی تشریح پر مشتمل تھی ۔ نیز برادرم صلاح الدین صاحب کو مسجد میں نماز پڑھتے دکھایا گیا ۔ اور اس کے علاوہ ہماری جماعت کے دو افراد نانو زہرین اور محمود نعیم الاسلام کا انٹرویو بھی اس پروگرام کا جزو تھا ۔ گو ہمیں افسوس ہے کہ متعلقہ محکمہ نے پورے خلوص سے اس پروگرام کو ترتیب نہیں دیا ۔ تاہم اس پروگرام سے سارے ملک میں ایک دفعہ حرکت ضرور پیدا ہو گئی ۔ جس کا اندازہ بعد کے خطوط اور بے شمار ٹیلی فون کالز سے آسانی سے لگایا جا سکتا ہے ۔ ہالینڈ میں نصف سے زیادہ گھروں میں ٹیلی ویژن سیٹس موجود ہیں ۔ اس پروگرام کے ردِ عمل سے یوں معلوم ہوتا ہے ۔ کہ جیسے اب ہم اپنی مساعی کے لحاظ سے ایک نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں ۔

ہماری اس دفعہ کی عید بھی اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک خاص عید تھی جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اس ملک میں متعدد مسلم ممالک سے لوگ کام کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں (یہ صرف وہی ممالک ہیں جن کے ساتھ حکومت ہالینڈ کا خاص معاہدہ ہے) چنانچہ جوں جوں عید قریب آتی گئی ۔ آمدہ اطلاعات کے پیش نظر ہمیں یقین ہو گیا کہ اتنی بڑی تعداد کے لئے مسجد میں جگہ بنانا ممکن نہیں ہوگا ۔ چنانچہ عید سے چند روز قبل ہمیں مسجد کے قریب کے علاقہ میں ایک وسیع ہال کرایہ پر لینا پڑا ۔

عید یہاں ہفتہ کے روز ۱۵ فروری کو منائی گئی ۔ عید کا وقت ہم نے ½۱۰ بجے رکھا تھا ۔ مگر ہمیں پہلے سالوں کی طرح اس دفعہ بھی یہ خیال ضرور تھا

کہ مسلم ممالک سے آئے ہوئے بعض احباب فجر کی نماز سے بہت پہلے ہی آموجود ہوں گے تاکہ آج عید کے روز صبح کی نماز خاص طور پر مسجد میں ادا کی جاسکے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ابھی صبح کی نماز کا وقت ہوا ہی تھا کہ دروازہ کی گھنٹی بجنی شروع ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ بعض ترک دوست راتوں رات دور دراز کا سفر کرتے ہوئے اس غرض سے آئے ہیں کہ تا صبح کی نماز کے لئے وقت پر مسجد پہنچ سکیں۔ چنانچہ صبح کی نماز کے بعد سے پھر آنے والوں کا ایک تانتا سا بندھ گیا۔ اور مسجد جلد ہی پُر ہوگئی۔ اس کے بعد پھر جو لوگ انفرادی طور پر یا گروپوں کی صورت میں بسوں میں آتے انہیں ہم ہال کی طرف رہنمائی کرتے رہے حتیٰ کہ دس بجے سے پہلے ہال بھی سارا بھر گیا۔ آنے والوں میں کثیر تعداد ترکوں کی تھی۔ دوسرے نمبر پر مراکشی تھے اور پھر ادھر کے لوگ۔ ہمارے ڈچ نومسلمین کی اکثریت مسجد ہی میں رہی۔ ایک جگہ مکرم برادرم چوہدری صلاح الدین صاحب نے نماز عید پڑھائی۔ اور دوسری جگہ خاکسار نے۔ ٹیلی ویژن کے رپورٹر دونوں جگہ موجود تھے۔ چنانچہ دونوں جگہ انہوں نے آواز بھی ریکارڈ کی اور تصویری فلم بھی لی اور پھر اس ساری کارگزاری کو رات خبروں کے پروگرام میں [illegible] جس سے ایک دفعہ پھر ہماری مسجد لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گئی۔ اندازہ ہے کہ دونوں جگہ [illegible] دس بارہ صد کے قریب نماز پڑھنے والوں [illegible] ٹیلی ویژن پر لوگوں نے جب اتنا بڑا [illegible] مسلمانوں کا اجتماع دیکھا تو ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ خدا کرے کہ یہ حالات مشن کی آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہوں۔ اور وہ دن بھی دیکھنا نصیب ہو جب ڈچ مسلمانوں کا اس قدر اجتماع ایک حقیقت بن کر سامنے آجائے۔ آمین۔

مسجد میں نماز عید کے بعد احباب کی کافی وغیرہ سے تواضع کی گئی جبکہ ہال میں کھجوریں تقسیم کی گئیں۔

عید کی شام کو مسجد میں پاکستان کے سفیر جناب شہاب صاحب کے اعزاز میں ریسپشن (Reception) کا اہتمام تھا جس میں آپ ازراہ نوازش بمع بیگم محترمہ تشریف لائے۔ اس موقعہ پر انڈونیشین ایمبیسی کے انچارج ڈاکٹر محمد شریف اور ترکی ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری بمعہ اپنی بیگم محترمہ کے تشریف لائے۔ صبح کی نماز کے وقت ایران کے سفیر صاحب بھی مسجد تشریف لائے اور شام کے وقت پارٹی میں نہ آسکنے کی معذرت کی۔ ریسپشن میں جماعت کے افراد کے علاوہ متعدد قابل ذکر افراد موجود تھے۔

ہمارے لئے یہ عید ایک اور لحاظ سے بھی مسرت کا موجب ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر دو ڈچ افراد کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

آمین

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

ظاہر کرتے ہیں جو بالطبع حفاظت کے لئے انسانوں میں ہے پھر کیا اللہ تعالیٰ کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کرے؟ بے شک حفاظت کرتا ہے اور اس نے ہر بلا کے وقت اپنے دین کو بچایا ہے۔ اب بھی جبکہ ضرورت پڑی اس نے مجھے اسی لئے بھیجا ہے۔ ہاں یہ امر حفاظت کا مشکوک ہو سکتا یا اس کا انکار ہو سکتا تھا۔ اگر حالات اور ضرورتیں اس کی مؤید نہ ہوتیں مگر کئی کروڑ کتابیں اسلام کے رد میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور ان اشتہاروں اور دو ورقہ رسالوں کا تو شمار ہی نہیں جو ہر روز اور ہفتہ وار اور ماہوار پادریوں کی طرف سے شائع ہوتے ہیں۔ ان گالیوں کو اگر جمع کیا جاوے جو ہمارے ملک کے مرتد عیسائیوں نے سید المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاک ازواج کی نسبت شائع کی ہیں تو کئی کوٹھے ان کتابوں سے بھر سکتے ہیں۔ اور اگر ان کو ایک دوسرے سے ملا کر رکھا جائے تو وہ کئی میل تک پہنچ جائیں۔ عماد الدین۔ صفدر علی اور ٹھاکر داس وغیرہ نے جیسی تحریریں شائع کی ہیں وہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ عماد الدین کی تحریروں کے خطرناک ہونے کا بعض انصاف پسند عیسائیوں کو بھی اعتراف ہے چنانچہ لکھنؤ سے جو ایک اخبار شمس الاخبار نکلا کرتا تھا۔ اس میں اس کی بعض کتابوں پر یہ رائے لکھی گئی تھی کہ اگر ہندوستان میں پھر کبھی غدر ہوگا تو ایسی تحریروں سے ہوگا۔ ایسی حالتوں میں بھی کہتے ہیں کہ اسلام کا کیا بگڑا ہے۔ اس قسم کی باتیں وہ لوگ کر سکتے ہیں جن کو یا تو اسلام سے کوئی تعلق اور ہمدردی نہیں اور یا وہ لوگ جنہوں نے حجروں کی تاریکی میں پرورش پائی ہے اور ان کو باہر کی دنیا کی کچھ خبر نہیں ہے۔ پس ایسے لوگ اگر ہیں تو ان کی کچھ پروا نہیں۔ ہاں وہ لوگ جو نور قلب رکھتے ہیں۔ جن کو اسلام کے ساتھ محبت اور تعلق ہے اور زمانہ کے حالات سے آشنا ہیں ان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ وقت کسی عظیم الشان مصلح کا وقت ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے!

شذرات

شیخ خورشید احمد

جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ کے ایماء پر اپنا الگ میمورنڈم پیش کیا تھا

روزنامہ مشرق لاہور میں شائع ہونے والے ایک مضمون "مارشل لاء سے مارشل لاء تک" میں سید نور احمد نے باؤنڈری کمیشن میں جماعت احمدیہ کے مؤقف کے متعلق جس غلط بیانی سے کام لیا تھا اسکی مدلل تردید الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی طرف سے شائع ہو چکی ہے جس سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ یہ الزام سراسر بے بنیاد ہے کہ جماعت احمدیہ نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے اپنا نقطہ نگاہ عام مسلمانوں سے علیحدہ طور پر پیش کر کے مسلمانوں کی عددی قوت کو کم کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس سلسلے میں ہم ذیل میں خود مسلم لیگ کے ایک ذمہ دار لیڈر کا بیان درج کرتے ہیں جس سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ جماعت احمدیہ نے خود مسلم لیگی راہنماؤں کی خواہش اور تحریک پر اور مسلمانوں کے کیس کو کمزور کرنے کے لئے نہیں بلکہ ان کے کیس کو مضبوط کرنے کے لئے اپنا میمورنڈم باؤنڈری کمیشن کے سامنے پیش کیا تھا۔

اصغر بھٹی صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا ممبر پراونشل مسلم لیگ کونسل اپنے پمفلٹ "معروضات" میں لکھتے ہیں:۔

> "اس ضلع میں مرزائی کثرت سے آباد تھے۔ اگر ان کی آبادی کو الگ کر کے شمار کیا جاتا تو مسلمان نصف سے کم رہ جاتے تھے اس صورت میں یہ ضلع غیر مسلم اکثریت کا ضلع ہو کر رہ جاتا تھا۔۔۔۔ اسلئے کانگرس نے پورا زور لگایا کہ ضلع گورداسپور بھی ہندوستان میں شامل کیا جائے۔۔۔۔ اس وقت احرار مسلم لیگ کے سخت مخالف بلکہ پاکستان کے نظریہ ہی کے قائل نہ تھے اور بڑے سرگرم کانگرسی تھے اس لئے کانگرس نے ان سے خوب فائدہ اٹھایا اور ان کے پوسٹر اور لٹریچر وغیرہ کمیشن کے سامنے پیش کئے جن میں ثابت کیا گیا تھا کہ مرزائی مسلمانوں سے الگ ایک فرقہ ہیں یعنی خود مسلمان مرزائیوں کو اپنا حصہ نہیں سمجھتے ظاہر ہے کہ ایسا ہونے سے مسلم لیگ کو ایک عظیم نقصان کا ڈر تھا چنانچہ اس وقت کے دوربین لیڈر قائد اعظم اور مسلم لیگی راہنماؤں نے اس سازش کو بروقت بھانپ لیا اور اس کے جواب کے طور پر خود قادیانیوں کی طرف سے ایک میمورنڈم ٹریبونل کے سامنے پیش کیا۔ اس میں قادیانیوں نے خود اس بات کو پیش کیا کہ وہ مسلمانوں کا ایک حصہ ہیں اور کوئی الگ فرقہ نہیں ہیں۔"

(معروضات صفحہ ۴-۵ از اصغر بھٹی صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ سرگودھا ممبر پراونشل مسلم لیگ کونسل)

توحید اور عقیدۂ حیاتِ مسیح

تنظیم اہل سنت کا ہفت روزہ اخبار دعوت لکھتا ہے:۔

> "شریعت محمدیہ میں اس بات کا حد درجہ خیال رکھا گیا ہے کہ کہیں کسی طرف سے شرک نہ گھس آئے پہلی امتیں خصوصاً عیسائیوں اور یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنا کر الوہیت میں شریک کر لیا۔ قرآن نے جہاں ان کی تردید کی اور کہا کہ کسی بندے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے الٰہ ہونے کا دعوےٰ کرے یا کسی دوسرے بندے کو بنائے وہاں امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جگہ جگہ خبردار کیا اور ان تمام راہوں کو مسدود کر دیا گیا جہاں سے توحید کے عقیدۂ صافی پر ضرب پڑنے کا امکان تھا۔" (دعوت ۳۱ جنوری ۶۴ء)

اس میں شک نہیں کہ شریعت محمدیہ نے واقعی اس بات کا حد درجہ خیال رکھا ہے کہ کہیں کسی طرف سے شرک امت میں نہ گھس آئے لیکن شرک کی ذہنیت رکھنے والے لوگوں نے پھر بھی توحید کے عقیدۂ صافی پر ضرب لگانے سے گریز نہیں کیا اور کئی راہوں سے شرک کی گنجائش نکالنے کی کوشش کی ہے ۔۔۔ مثلاً عقیدۂ حیاتِ مسیح کو ہی لے لیجئے۔ کیا یہ عقیدہ صریحاً شرک نہیں ہے کہ ایک فانی وجود انیس سو برس سے بغیر کھائے پئے زندہ آسمان پر موجود ہے اور اس طرح وہ ان صفات میں شریک ہے جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے مخصوص ہیں۔ اس عقیدہ کے قائلین کس طرح یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ وہ توحید کے عقیدۂ صافی پر ایمان رکھتے ہیں؟

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی یادیں

چند باتیں

(مکرم عبدالمنان صاحب دہلوی ربوہ)

سنہ ۱۹۲۰ء میں دہلی کے محلہ بلبل خانہ کی بالائی منزل میں ہماری رہائش تھی۔ صبح کا وقت تھا گرمیوں کے دن تھے کہ پوسٹمین نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں اور میرا بڑا بھائی دوڑتے ہوئے دروازہ میں پہنچے۔ پوسٹمین نے یہ کہتے ہوئے کہ "سیرت خاتم النبیین" کتاب (مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) قادیان سے آئی ہے۔ میرے ہاتھ میں ایک کتاب پکڑا دی۔ میری عمر اس وقت تقریباً چار سال کی تھی۔ وہ دن گیا اس کے بعد سنہ ۱۹۶۰-۶۱ء میں وہ کتاب پھر میرے سامنے آئی۔ شروع سے آخیر تک میں نے پڑھا۔ کتاب کا لفظ لفظ اس امر کا ثبوت ہے۔ اسے لکھنے والا عشق رسول میں سرشار ہے۔ جب تک کسی کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سچا عشق نہ ہو۔ اس پایہ کی کتاب لکھ ہی نہیں سکتا۔

عاجز جب قادیان سے سنہ ۱۹۴۷ء میں زخمی ہو کر لاہور آیا۔ تو صحت ہونے کے بعد حضرت میاں صاحب کی خدمت میں درخواست دی کہ اب میں دوبارہ قادیان جانیکو تیار ہوں۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ حضور سندھ سے واپس تشریف لائیں گے تو آپ حضور کی خدمت میں درخواست دیں اور جو حضور ارشاد فرمائیں اس پر عمل کریں۔

جب حضور ایدہ اللہ ربوہ سے باہر یا باہر سے ربوہ واپس تشریف لاتے حضرت میاں صاحب کو بھی دیکھتا کہ حضور کے استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ دعاؤں کے ساتھ الوداع کرتے اور دعاؤں کے ساتھ استقبال کرتے تھے۔ حضور کیساتھ جانے والے عملے کے بارے میں دریافت فرماتے کیا حفاظتی انتظام درست ہے۔

۲۴ر مئی سنہ ۶۳ء کو حضور ۸ یوم تک لاہور رہ کر واپس ربوہ تشریف لائے تو حضور کار سے اتر کر اوپر قصر خلافت میں تشریف لے جا چکے تھے کہ حضرت میاں صاحب باوجود سخت بیمار ہونے کے تشریف لائے۔ کار سے اتر کر نشر پرائیویٹ سیکرٹری کے برآمدے میں تشریف فرما ہوئے۔ وقت پر نہ پہنچنے کی وجہ سے افسوس کرتے رہے۔ اور پھر اسکے بعد حضور کے خیریت سے پہنچنے کا حال معلوم کرتے رہے۔ عاجز نے دریافت کیا کہ کیا آپ اوپر حضور کی خدمت میں جائیں گے۔ فرمانے لگے کہ میں سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتا۔

سنہ ۵۳ء میں جب کہ احمدیوں کے خلاف تحریک زوروں پر تھی۔ اور ہر طرف خطرہ ہی خطرہ نظر آتا تھا۔ میں حضرت میاں صاحب کی طرف غور سے دیکھتا تھا۔ نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ آپ خدمت دین میں مصروف تھے آپ کے چہرہ پر عشق الٰہی کی ایک خاص چمک نظر آتی تھی

درویشوں اور ان کے اقرباء کے ساتھ حسن سلوک

درویشوں کے عزیز و اقارب سے بہت ہی محبت سے پیش آتے اور بڑی عزت سے انہیں اپنے پاس بٹھاتے تھے میرے چھوٹے بھائی مولوی عبدالقادر دہلوی درویش تھے۔ اسلئے عاجز کا اور عاجز کے والد صاحب کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اکثر ہم سے عبدالقادر صاحب کی خیریت اور خط و کتابت کے بارے میں دریافت فرماتے رہتے تھے۔

ایکدفعہ فرمایا۔ کہ اگر جماعت درویشوں کی قربانی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے پاکستان میں رہنے والے اہل و عیال کے اخراجات کا خیال رکھے تو انہیں زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ مگر جب تک جماعت میں ان کی دیکھ بھال کا پورے طور پر احساس پیدا نہیں ہوگا۔ ہم تو اپنی ذمہ داری کو نباہتے ہی چلے جائینگے۔ جب کبھی عاجز کی حضرت میاں صاحب سے ملاقات ہوتی عاجز کے تمام خاندان کے ایک ایک فرد کے بارے میں حالات نام بنام دریافت فرماتے تھے

دوسروں کے حقوق کا خیال

ایک دفعہ کا ذکر ہے حضرت میاں صاحب حضور کے ہمراہ عصر کی نماز کے قریب احمد نگر باغ میں تشریف لے گئے اور ساتھ ہی کچھ خاندان کے بچے اور کچھ خادموں کے بچے بھی تھے حضرت میاں صاحب نے اترتے ہی فرمایا کہ باغ بک چکا ہے اب بغیر اجازت کوئی پھل نہ توڑے (امرودوں کا موسم تھا) ورنہ خریدنے والے کو نقصان ہوگا۔ اور یہ ہمارے لئے جائز بھی نہ ہوگا

حضرت میاں صاحب نے جب دارالصدر غربی میں اپنی کوٹھی بنوانی شروع کی تو روزانہ دونوں وقت قصر خلافت سے گذر کر تشریف لے جاتے تھے۔ اکثر عاجز آپ کے ہمراہ ہو لیا کرتا تھا۔ آپ گفتگو فرماتے ہوئے راستہ میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر رک جاتے اور چلنا شروع فرما دیتے۔

ایک دفعہ کوٹھی بنوانے کے بارے میں ذکر شروع ہو گیا کہ یہاں عمارتیں پائیدار نہیں بنائی جاتیں۔ اسپر عاجز نے عرض کیا کہ دیانتداری سے بنائی جائیں تو مضبوط بن سکتی ہیں۔ فرمانے لگے بنانے والا خواہ کتنا بھی دیانتدار کیوں نہ ہو۔ اگر اسے کام کا علم ہی نہ ہو تو پھر محض دیانتداری کیا کر سکتی ہے۔ ہر کام کے لئے علم کی بڑی ضرورت ہے

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین ثم آمین

مادرانہ محبت و شفقت کا خزانہ

(چوہدری اللہ بخش احمد صاحب واقف زندگی چیچہ وطنی ضلع منٹگمری)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ (مجھے اقرار ہے) کا وجود درحقیقت قومی اور انفرادی دونوں لحاظ سے "مادرانہ" محبت و شفقت کا لاانتہا خزانہ تھا۔ میرے والدین کا آپ کے ساتھ نہایت قریبی ربط و تعلق تھا۔ والد مرحوم حضرت چوہدری سعد الدین صاحب صحابی دسلیغ علاقہ (لیہ) عمر بھر اپنے ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں آپ کی ہدایت اور مشورہ پر عمل پیرا ہو کر فلاح پاتے اور برکت حاصل کرتے رہے

یہ عاجز بھی مرکز احمدیت میں پیدائش اور پرورش کے سبب آپ کے قرب کے کچھ مواقع پاتا رہا۔ میرے والد رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک دفعہ اپنے ایک نجی کام کی غرض سے حضرت میاں صاحب نور اللہ مرقدہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اتفاقاً اس وقت مکرم و محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے بھی آپ کے پاس بیٹھے تھے حضرت والد صاحب اپنا کام کر کے جب واپس آ گئے تو حضرت میاں صاحب نے ان کے بارے میں مکرم ملک صاحب سے فرمایا "مجھے ان سے محبت ہے"

۹ر مارچ سنہ ۴۷ء بروز جمعۃ المبارک جب مدرسہ احمدیہ قادیان کے صحن سے جب حضرت والد صاحب کا جنازہ اٹھایا گیا تو حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے کندھا دیا اور دور تک باوجود علالت کے ساتھ تشریف لے گئے پھر اپنے سرخ رومال سے اپنی اشکبار آنکھوں کو پونچھتے رہے اسی روز شام کو مکرم و محترم ملک صاحب ممدوح نے مذکورہ بالا فقرہ ہماری دلجوئی کے لئے ہمارے کانوں تک پہنچایا تھا۔

اور آج تک اسی "محبت" کے طفیل حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ میرے ساتھ لطف و کرم کے ساتھ پیش آتے رہے

ستمبر ۴۷ء کے آخر میں جب کہ تقسیم ملک کے موقع پر میں نے اپنی مرحومہ والدہ اور دیگر خواتین کو لاہور بھجوایا۔ پاکستان میں اس وقت ہمارا کوئی رشتہ دار بلکہ واقفیت بھی نہ تھی والدہ مرحومہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور بتایا کہ "میں اپنے تینوں لڑکے قادیان میں چھوڑ آئی ہوں"۔ یہ سنتے ہی حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے انتہا درجہ کی شفقت و محبت سے دلجوئی فرمائی اور چند خادم کی ڈیوٹی لگا دی کہ وہ انھیں مناسب جگہ دیں اور کوئی تکلیف نہ ہونے دیں اور کئی ہفتے تک انھیں کوئی پریشانی نہ ہونے دی گئی۔

پھر ۲۶ ستمبر ۵۲ء بروز جمعۃ المبارک جب میری والدہ صاحبہ کا اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا تو یہ عاجز مولوی عبدالعزیز صاحب بھامبڑی کے ساتھ ان کا جنازہ ربوہ لایا اور حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا شدید صدمہ کے سبب میرا رنگ انتہائی زرد پڑ رہا تھا میں نے ملتے ہی درد و کرب کے ساتھ عرض کی "حضور میری والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا!" یہ سنتے ہی انا للہ وانا الیہ راجعون کے لفظ آپ کی زبان پر جاری ہوئے اور میری طرف دیکھتے ہی فرمایا

"مجھے تو آپ کا فکر پڑ گیا ہے آپ کا چہرہ بالکل زرد ہے"

پھر فرمایا:-

"آپ کے والد صاحب کو فوت ہوئے کتنے سال ہو گئے"

عرض کیا "سات سال" اس وقت دراصل آپ نہایت لطیف طرز پر مجھے بتا رہے تھے کہ جس طرح حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا زندہ رہیں اسی طرح اکثر صحابہ کی بیویاں زندہ رہیں اور اپنے خاوندوں سے لمبی عمر پاتی رہیں سبحان اللہ۔ اپنے آقا کے ساتھ ایک باریک سی مماثلت اپنے خادموں کی دلجوئی کے لئے بیان فرمائی۔

یکم دسمبر ۵۷ء کو جب یہ عاجز اپنے خسر مرحوم چوہدری محمد ابراہیم خان صاحب (آف موضع گول متصل قادیان ضلع گورداسپور) کا جنازہ جڑانوالہ سے ربوہ لایا تو حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اطلاع دی تو باوجود علالت و ضعف آپ نے جنازہ پڑھایا اور جب کندھا دینے کے لئے جھکے تو آپ کی زبان سے نہایت درد کے ساتھ یہ الفاظ نکلے

"میرے گورداسپور والے آدمی"

اور آنکھیں ڈبڈبا آئیں یہ چھوٹا سا فقرہ کس قدر محبت اور دلی درد کا مظہر ہے جو آپ کے سینۂ صافی میں تھا۔

۱۹۵۳ء کی ہنگامہ آرائی کے دوران پھر حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جماعتی امور کے سلسلہ میں واسطہ پڑتا رہا اللہ تعالیٰ شاہد ہے کہ حضرت میاں صاحب کو بہترین مدبر، زیرک اور منتظم رہنما پایا۔ اور جماعت کے جملہ افراد و خواتین و اطفال کے سروں پر ماں باپ کی سی شفقت کے ساتھ سایہ افگن تھے یہاں تک کہ آپ کی راتوں کی نیند غائب ہو گئی تھی اور کئی بار نصف شب کے بعد آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہونے کا موقع ملا! . . . ایک دفعہ یہ خاکسار معدہ اور جگر کی خرابی کے سبب کچھ ایسا علیل ہوا کہ "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" والی صورت پیدا ہو گئی اور مسلسل کئی ماہ تک صاحب فراش رہا روزانہ ایک خط حضور اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت عالیہ میں بغرض اطلاع اور دعا تحریر کرتا رہا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ گھبرا کر علاج چھوڑ دینے پر آمادہ ہو گیا اور حضرت میاں صاحب کی خدمت عالیہ میں لکھا کہ "علاج سے کوئی فائدہ درکنار مرض بڑھ رہا ہے اس لئے صرف حضور کی دعاؤں کا سہارا ہے علاج چھوڑ دینا چاہتا ہوں"۔ . . . اس پر آپ نے جواباً تحریر فرمایا

"اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں دعا اور دوا دونو جاری رکھیں میں آپ کے لئے دعا کر رہا ہوں"

(باقی صفحہ ۸ پر)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی دوسری دوروزہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی دوسری دوروزہ تربیتی کلاس ۲۵ر اور ۲۶ر جنوری ۱۹۶۲ء کو شمس آباد میں منعقد ہوئی۔ مجلس شمس آباد اور رتوکی کے خدام اور انصار و اطفال نے شرکت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک پیغام سے کلاس کا افتتاح کیا گیا تین اجلاس ہوئے۔ رات کا اجلاس بڑا موثر ثابت ہوا۔ اس میں خدام و انصار کے علاوہ ایک سو سے زائد غیر از جماعت احباب نے بھی شمولیت فرمائی۔ اسلام کی سربلندی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ نماز تہجد اور نماز فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد قرآن مجید کا درس ہوتا رہا۔ تمام خدام نے گاؤں میں دو گھنٹے تک وقار عمل کیا اور ۹۰ × ۱۲ فٹ لمبی کچی سڑک تیار کی۔ ۲۶ر جنوری کی شام کو کلاس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

نائب قائد ضلع لاہور۔ بتوسط مہتمم اشاعت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا

خاکسار کی طرف سے متعدد بار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کی جا چکی ہے کہ وہ اپنے ذاتی واقعات جو حضور اقدس ایدہ کے ساتھ گذرے ہوں تحریر فرما کر خاکسار کو ارسال فرما دیں تاکہ ایسے تمام واقعات یکجا جمع کر کے الہام الٰہی کی صداقت کی واقعاتی شہادات جمع کر لی جاویں۔ بہت سے احباب نے اس طرف توجہ کی ہے۔ باقی احباب کی خدمت میں بھی درخواست ہے۔ کہ وہ اس طرف توجہ کر کے ذہن میں محفوظ واقعات تاریخ کے صفحات میں محفوظ کر جائیں

(خاکسار مینیجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

بروز اتوار ۳ر مئی ۱۹۶۲ء کو ناصرات الاحمدیہ کا امتحان کتاب ہمارا آقا کا ہوگا۔ ہر لڑکی کا اس میں شامل ہونا ضروری ہے۔ دفتر مرکزیہ سے یہ کتاب حاصل کر لی ہے۔ تمام مجالس فوری طور پر کتاب منگوا لیں تاکہ بچیاں آسانی سے تیاری کر سکیں۔ چھوٹے گروپ کا ۸۵ صفحے تک اور بڑے گروپ کا پوری کتاب کا امتحان ہوگا۔

کتاب کی قیمت فی نسخہ سوا روپیہ ہے۔ اکٹھی منگوانے پر ایک روپیہ دو آنے کے حساب سے دی جائے گی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان برائے لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے اصلاحی تربیتی تعلیمی کام ہر لحاظ سے بہت ترقی پر ہیں۔ ان کاموں کو مستقل جاری رکھنے کے لئے چندہ ممبری کی باقاعدگی ضروری ہے۔ مہربانی فرما کر تمام جماعت لجنات کا خیال رکھیں کہ وہ ہر ماہ اپنا بجٹ پورا کر کے چندہ باقاعدہ دفتر لجنہ اماء اللہ میں بھجوا دیا ۔ نمائندگان اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ اور رسالت کا ذکر اپنی ماہانہ رپورٹ میں کریں۔ کہ انہوں نے اس کے متعلق کہاں تک کوشش کی ہے۔ چندہ ممبری اجتماع۔ عمارت جونیئر ماڈل سکول اور خدمت خلق کی طرف خصوصی توجہ فرماویں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ——— ربوہ

امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل ھ۱۳۴۱ ۱۹۶۲ء

معیار اوّل۔ نصاب (۱) ضرورت الامام (ب) ترجمہ نماز (ج) دس شرائط بیعت

تاریخ امتحان ۱۳/۳/۶۲ بروز جمعہ برائے ربوہ ۱۵/۳/۶۲ بروز اتوار برائے بیرونجات

معیار دوم:۔ (برائے ناخواندہ اراکین)

نصاب (ا) ترجمہ نماز (ب) ضرورۃ الامام کا مضمون سنکر (ج) دس شرائط زبانی سنکر

جملہ انصار اللہ احباب شامل امتحان ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

سال رواں کی پانچویں دوروزہ تربیتی کلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر انتظام سال رواں کی پانچویں دوروزہ تربیتی کلاس برائے مجالس ہڈیارہ، آصل گرو کے اور رجاجمن مورخہ ۲۹/۲/۶۲ بروز ہفتہ نماز عصر سے مورخہ ۲۹/۲/۶۲ بروز اتوار نماز عصر تک مسجد احمدیہ آصل گرو کے میں ہوگی۔ بروز ہفتہ مورخہ ۲۹/۲/۶۲ کی رات کو بیرون پاکستان تعمیر ہونیوالی مساجد۔ سکول۔ کالج اور دیگر ایمان افروز مناظر کی سلائیڈز دکھائی جائیں گی۔ ریلوے اسٹیشن لاہور سے بذریعہ اومنی بس نمبر ۱۲ ہڈیارہ تک آئیں اور ہڈیارہ سے موضع آصل گرو کے صرف تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ باہر سے شریک ہونے والے خدام کے لئے قیام اور طعام کا انتظام ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

محمود احمد مجاہد۔ نائب قائد

(مجلس خدام الاحمدیہ۔ ضلع لاہور)

ترک حقہ نوشی اور تحریک جدید

مکرم سیکرٹری صاحب تحریک جدید پشاور شہر تحریر فرماتے ہیں

"ہمارے ایک دوست ڈاکٹر رشید احمد صاحب عرصہ پندرہ سال سے حقہ نوشی کے مرض میں مبتلا تھے۔ لیکن ماہ جنوری کے شروع میں ہماری تحریک پر انہوں نے حقہ نوشی کلیتہً ترک کر دی اور اس عہد پر بفضل تعالیٰ قائم ہیں۔ اب انہوں نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو رقم وہ تمباکو نوشی پر خرچ کرتے تھے وہ اب تحریک جدید میں ادا کریں گے۔ چنانچہ ان کا روزانہ خرچ تمباکو قریباً چھ آنے تھا۔ اس طرح سال کا خرچ ایک سو بیس روپے بنتا ہے۔ اس طرح انہوں نے اپنے وعدہ میں -/۱۲۰ روپیہ کی زیادتی کر دی ہے"

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں ہمیشہ اپنے سایۂ رحمت میں رکھے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید)

بجٹ جلد بھجوایئے
انصار اللہ کے عہدیداران توجہ کریں

ابھی تک بہت سی مجالس ایسی ہیں۔ جنہوں نے اپنے بجٹ خادم مکمل کر کے مرکز میں نہیں بھجوائے۔ سال کا دوسرا مہینہ گذر رہا ہے۔ ذمہ داری یہ خدمت جلد سر انجام دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے ماموں حوالدار کلرک عبد العزیز دیر سے بوجہ خرابی معدہ بیمار ہیں۔ اسی طرح خاکسار کے بہنوئی محترم نذیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گرمولا ورکاں میں بیمار ہیں۔ ان ہر دو احباب کے علاوہ خاکسار خود بھی قریباً دو ماہ سے علیل ہے۔ احباب دعا فرما دیں تا اللہ تعالیٰ ہم جملہ اصحاب کو کامل و عاجل صحت عنایت فرما دیں۔ (محمد الدین ربوہ)

۲۔ مکرم قریشی سلطان احمد صاحب (۶۷ تکیہ گلبرگ لاہور) کی طبیعت کچھ دنوں سے خراب چلی آ رہی ہے۔ احباب و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔ (عبد الحمید صدر حلقہ مزنگ۔ لاہور)

۳۔ بندہ آجکل ذہنی طور پر پریشان ہے۔ دعا کریں کہ خداوند کریم میری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ عبد الرشید سول ہسپتال سرگودھا

۴۔ میرے والد شیخ فضل کریم صاحب دیرہ آجکل بیمار ہیں۔ بزرگوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ خاکسار احمد کریم دہرہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ: وزیراعظم چین مسٹر چو این لائی نے آج یہاں شگاف الفاظ میں کہا کہ چین یہ سمجھتا ہے کہ مسئلہ کشمیر رائے شماری کی بنیاد پر حل ہونا چاہیئے انھوں نے یہ رمنا باغ میں شہریوں کی ایک استقبالیہ دعوت میں کہی انھوں نے مزید کہا کہ پاکستان اور چین کی دوستی کی بنیادیں بہت مضبوط ہیں اور ناسازگار حالات میں بھی دوستی کے رشتے نہیں ٹوٹ سکتے ہیں

وزیراعظم چین نے کہا کہ پاکستانی عوام اپنے ملک کی بہتری میں جس طرح کوشاں ہیں میں اس سے بے حد متاثر ہوا ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ صدر ایوب کی رہنمائی میں ملک تیزی سے ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔

ڈھاکہ:۔ ۲۷ فروری چینی وزیراعظم مسٹر چو این لائی نے کل نارائن گنج کے قریب کشتی میں دریائی سیر کی اس موقعہ پر چین اور پاکستان کے وزرائے خارجہ اور مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر عبدالمنعم خان بھی موجود تھے۔

سرگودھا ۲۷ فروری۔ فیکٹری ایریا میں جگدیش کاٹن فیکٹری میں اچانک آگ لگ جانے سے تقریباً ۵ ہزار روپے کی روئی کی گانٹھیں جل کر تباہ ہوگئیں آگ بجھانے کے لئے میونسپل فائر بریگیڈ پی اے ایف فائر بریگیڈ اور شہری دفاع کے رکاروں نے تقریباً پون گھنٹہ کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پالیا۔

کراچی:۔ ۲۷ فروری۔ حاجیوں کا جہاز سفینہ حجاج دو ہزار سو دو عازمین حج کو لے کر کراچی سے جدہ پہنچ گیا۔

راولپنڈی:۔ ۲۷ فروری۔ افغانستان کے وزیر تجارت کی قیادت میں سات افراد پر مشتمل ایک وفد آج بذریعہ طیارہ کابل سے راولپنڈی پہنچ رہا ہے اور یہاں پاکستانی حکام کے ساتھ راہداری کے معاہدہ پر نظرثانی کی بات چیت کرے گا یہ وفد نارائن گنج اور کراچی بھی جائے گا۔

ادیس ابابا ۲۷ فروری۔ حبشہ کے شاہ ہیل سلاسی نے کل ملائیشیا کے ایک وفد سے ملاقات کی اس وفد کی قیادت سنگاپور کے وزیراعلیٰ لی کوان یو کر رہے ہیں اس موقعہ پر ملائیشیا اور انڈونیشیا کے باہمی تنازعہ پر بات چیت ہوئی

بعد میں ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا جس میں اس توقع کا اظہار کیا گیا کہ ملائیشیا اور انڈونیشیا اپنا تنازعہ دوستانہ ماحول میں طے کریں گے اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ شاہ ہیل سلاسی نے ملائیشیا کا دورہ کرنے کی دعوت قبول کر لی ہے

مظفر آباد ۲۶ فروری۔ بھارت نے ضلع مظفر آباد کی سرحد پر کرن کے علاقہ میں بھاری تعداد میں اپنی فوجیں جمع کر دی ہیں بھارتی فوج نے پچھلے دنوں آزاد کشمیر کی سرحد میں گھس کر موضع بورے پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آزاد کشمیر کی فوجوں نے ان کو مار بھگایا تھا کل شام کرن کے علاقہ میں فوجوں کو کمک بھیج دی گئی ہے فی الحال یہاں ایک بٹالین فوج بھیجی گئی ہے اور ایک کمپنی فوج چادل اور مالانگ کے گاؤں کے قریب نقل و حرکت کر رہی ہے اس علاقہ میں بھارتی کانسٹیبلری بھی متعین کی جا چکی ہے اور بھارت کے ان اقدامات کی وجہ سے صورت حال انتہائی کشیدہ ہو چکی ہے۔

آزاد کشمیر کے سیاسی حلقوں نے بھاری تعداد میں بھارتی فوجوں کے اجتماع پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ یہاں کی کشیدہ صورت حال پر غور کرے اور ریاست میں امن کو جو خطرہ لاحق ہو چکا ہے اس کے تدارک کی کوشش کرے۔

کراچی ۲۶ فروری۔ پاکستان اور برطانیہ میں کل یہاں قرضہ کے ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں جس کے تحت پاکستان کو ۶۲ لاکھ ۸۰ ہزار پاؤنڈ کا قرضہ دیا جائے گا جو ایک نیا جہاز شپ اسن کی شپری اور ریلوے کے ڈبے خریدنے پر صرف کیا جائے گا یہ سامان برطانیہ سے ہی خریدا جائے گا معاہدہ پر پاکستان کی طرف سے سیکرٹری شعبہ اقتصادی امور مسٹر عثمان علی اور برطانیہ کی طرف سے ہائی کمشنر مسٹر موریس جیمز نے دستخط کئے

ڈھاکہ ۲۶ فروری۔ چین کے وزیراعظم مسٹر چو این لائی نے کہا ہے کہ پاکستان کی زرعی پیداوار میں اضافہ کے لئے اجتماعی بنیادوں پر کاشتکاری کو فروغ دینا ضروری ہے دریائی سیر کے دوران گورنر عبدالمنعم خان سے بات چیت کرتے ہوئے مہمان وزیراعظم نے کہا کہ اناج کی پیداوار میں اضافہ کے لئے خواتین کو بھی زرعی کاموں میں حصہ لینا چاہیئے۔

گورنر منعم خان کے مطابق مسٹر چو این لائی نے یہ بھی کہا کہ زرعی پیداوار میں اضافہ کے لئے زراعت کے جدید ترین طریقوں سے استفادہ کیا جانا چاہیئے انھوں نے گورنر کو تفصیل سے بتایا کہ چینی عوام اپنے صنعتی اور زرعی مسائل نیز سیلاب کے مسئلہ کو حل کرنے کے کن طریقوں پر عمل کر رہے ہیں۔

نئی دہلی:۔ ۲۶ فروری۔ بھارت کی شمال مشرقی سرحد پر تیز اور سے شمال کی طرف ایک دھماکہ میں ۱۹ بھارتی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ابھی تک اس کی تفصیلات نہیں بتائی گئیں لیکن جو کچھ معلوم ہوا ہے اس کے مطابق اس وقت ہوا جب گولہ بارود کو گاڑیوں پر لادا جا رہا تھا۔

لندن:۔ برطانیہ کے سنجیدہ اخبارات صدر ایوب اور وزیراعظم چین مسٹر چو این لائی کے مذاکرات اور مسٹر چو این لائی کے دورہ پاکستان کو بہت زیادہ اہمیت دے رہے ہیں تمام بڑے بڑے اخبارات نے چینی لیڈروں کے دورہ کی تمام تفصیلات شائع کی ہیں "سنڈے آبزرور" نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ چین پاکستان کی وساطت سے امریکہ سے بہتر تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے

آبزرور نے لکھا ہے کہ اس سلسلے میں جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے وہ اپنا کردار ایمانداری سے انجام دے گا اخبار نے لکھا ہے کہ چینی وزیراعظم اور صدر پاکستان کی بات چیت کے بعد اس رجحان کا پتہ چلتا ہے کہ چین پاکستان کے ذریعہ امریکہ سے بہتر تعلقات کے قیام کے لئے کوشش کرنا چاہتا ہے لیکن جہاں تک امریکی حکومت کا تعلق ہے اس کی طرف سے اس سلسلہ میں کسی قسم کی حوصلہ افزائی کی امید نہیں ہے

لاہور ۲۶ فروری۔ حکومت مغربی پاکستان نے قانون امن عامہ کے تحت گرفتار ہونے والے ۳ افراد کی سزاؤں پر نظرثانی کرنے کے لئے ایک بورڈ تشکیل کیا ہے جس میں مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے جج مسٹر جسٹس ایس اے محمود اور سیکرٹری محکمہ داخلہ مسٹر ایس عالمگیر شامل ہیں۔

خیرپور ۲۶ فروری۔ مغربی پاکستان کے تمام پائلٹ سکولوں کے اساتذہ کی تعلیمی ورکشاپ کا آج یہاں افتتاح کر دیا گیا اس ورکشاپ کے دوران اساتذہ نصاب تعلیم کے طریقوں کی ترقی اور اسی قسم کے دوسرے مسائل پر تبادلہ خیال کریں گے اس ورکشاپ میں صوبہ کے ۴۴ پائلٹ سکولوں کے اساتذہ حصہ لے رہے ہیں۔

آزاد کشمیر کی فوج نے بھارت کا ایک اور حملہ ناکام بنا دیا

ایک فوجی چوکی کو تباہ کرنے کی بھارتی کوشش ناکام بنادی گئی

مظفر آباد، ۲۷ فروری۔ بھارتی فوج کے منظم دستوں نے کل خط متارکہ جنگ پار کر کے آزاد کشمیر کی وادی "کرنا" میں ایک فوجی چوکی کو تباہ کرنے کی کوشش کی مگر آزاد کشمیر کی باقاعدہ فوج نے اس کوشش کو ناکام بناتے ہوئے بھارتی فوجیوں کو پسپا کر دیا۔ آخری اطلاعات کے مطابق بھارتی دستوں نے پسپائی کے بعد زبردست فائرنگ شروع کر دی ہے جس کے جواب میں آزاد کشمیر کے جوان بھی فائرنگ کر رہے ہیں

یاد رہے کہ گذشتہ جمعہ کو بھی بھارتی کینسٹبری کے ایک مسلح دستے نے اس وادی کے ایک گاؤں "بور" پر حملہ کر دیا تھا مگر منہ کی کھانی پڑی اور تصادم میں بھارت کے پچیس فوجی ہلاک ہو گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے مبصر صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے موقعہ پر پہنچ گئے ہیں۔

موصولہ اطلاعات کے مطابق بھارتی فوج کی ایک بٹالین نے آج خط متارکہ جنگ پار کر کے وادی کرنا میں بگران کے نواح میں آزاد کشمیر کی ایک فوجی چوکی پر اچانک حملہ کر کے اسے تباہ کرنے کی کوشش کی لیکن ان پر نظر پڑتے ہی آزاد کشمیر کی باقاعدہ فوج کے جوان اور مسلح شہری ان کے مقابلہ میں ڈٹ گئے اور اڑھائی بجے دوپہر تک بھارتی بٹالین کو پسپا کر دیا اور اس طرح آزاد کشمیر کی ایک فوجی چوکی کو محاصرہ میں لے کر تباہ کرنے کی بھارتی سازش ناکام بنا دی گئی۔

چاند پر سرخ دھبے نظر آئینگے

لندن ۲۳ فروری۔ سائنسدانوں نے پیشگوئی کی ہے کہ اس سال پانچ اور پانچ جون کو چاند کی سطح پر سرخ دھبے نظر آئیں گے۔ چاند میں سے کوئی مادہ خارج ہو گا۔ جس کی نوعیت آتش فشاں پہاڑوں سے نکلنے والے لاوے کی سی ہو گی۔

مقبوضہ کشمیر میں قرآن پاک کی بے حرمتی

مظفر آباد، ۲۷ فروری مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو کس طرح پامال کیا جا رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ اب بھارتی فوجی قرآن حکیم کی کھلم کھلا توہین پر اتر آئے ہیں۔ جس سے پوری ریاست کے مسلمانوں میں زبردست ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ مقبوضہ کشمیر سے موصولہ ایک اطلاع کے مطابق گزشتہ روز چکڑیال کے مقام پر بھارتی کینسٹبری کے تین جوان ایک مسجد میں جا گھسے اور ایک مسلمان کو جو تلاوت کلام پاک میں مصروف تھا، بے ہنگم گانے پر مجبور کرنے لگے۔ اس کے انکار پر انہوں نے اسے زدوکوب کیا اور قرآن مجید کی بے حرمتی کی۔ ایک اور گاؤں کنڈیال میں ایک غیر مسلم سکول ماسٹر نے مسلمان طلباء کے سامنے موئے مبارک کے متعلق توہین آمیز باتیں کیں، اور درگاہ کی تحریک کا مضحکہ اڑایا۔ معلوم ہوا ہے کہ ان واقعات کے خلاف جب لوگوں نے احتجاجی جلوس نکالے تو بھارتی فوج کے بعض سینئر افسروں نے انہیں ڈرایا دھمکایا۔

جماعت اسلامی کے رہنما نظربندی بورڈ کے سامنے پیش کر دئے گئے

لاہور، ۲۷ فروری۔ صوبائی حکومت نے کالعدم جماعت اسلامی کے لیڈروں کی نظربندی کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے صوبائی ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس ایس اے محمود اور محکمہ داخلہ کے سیکرٹری شہزادہ عالمگیر پر مشتمل جو ٹریبونل قائم کیا ہے۔ اس نے کل مولانا مودودی اور بعض دوسرے اصحاب کی نظربندی میں توسیع کے معاملہ پر غور کیا جس کے بعد اس کیس کی سماعت ۲۸ فروری پر ملتوی کر دی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ ٹریبونل کے روبرو کل مولانا مودودی، مولانا نعیم صدیقی، ملک نصراللہ خان عزیز، مسٹر جیلانی، مولانا امین احسن اصلاحی اور پروفیسر غلام اعظم کو پیش کیا گیا۔ ٹریبونل نے ان نظربندوں کے کیس کی ایک بند کمرے میں سماعت کی۔ قیاس ہے کہ بعض نظربندوں نے قانونی مشورے کے حق سے استفادہ کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ ٹریبونل نے اس کیس کی سماعت ۲۸ فروری تک ملتوی کر دی تھی۔

امرائے اضلاع سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور کی تعزیتی قرارداد

امرائے اضلاع سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور کا یہ اجلاس منعقدہ ۲۳/۲/۶۴ کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب امیر ضلع کیمبل پور کی وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم نے بطور امیر ضلع نہایت قابل قدر اور مخلصانہ خدمات سرانجام دیں۔ امرائے اضلاع محسوس کرتے ہیں کہ ان کی وفات سے ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس خلا کو پُر کرنے والا ہے۔ یہ اجلاس مرحوم کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہوا دست بدعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے پسماندگان کا کفیل و کارساز ہو۔ آمین

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(خاکسار، مرزا عبدالحق امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور)

انتخاب نمائندگان شوریٰ کے متعلق ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۶۲ء میں انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں ایک فیصلہ یہ ہوا تھا کہ سیکرٹریان مال لقایادار نہ ہونے سے متعلق جلسہ سالانہ کے چندہ کو بھی شامل کر کے پھر رپورٹ کیا کریں فیصلہ حسب ذیل ہے:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (۳۶۔۱۳۸، ۱۳۹م) میں یہ فیصلہ فرما چکے ہیں کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندوں میں شامل ہے پس نمائندہ مجلس مشاورت اور عہدیدار اس شخص کو مقرر کیا جائے جو چندہ عام یا حصہ آمد کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ کا بھی لقایادار نہ ہو اسی غرض کے لئے، سیکرٹری مال کی تصدیق ضروری ہو گی"۔

لہذا انتخاب نمائندگان برائے مجلس مشاورت ۱۹۶۴ء کی اطلاع بھجواتے وقت سیکرٹریان مال اسی فیصلہ کو ملحوظ رکھیں اور صراحت سے لقایادار نہ ہونے کے ضمن میں لکھیں کہ جلسہ سالانہ کا بھی لقایادار نہیں ہے

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ولادت

میرے خالہ زاد بھائی منیر احمد صاحب بھٹی حال کمپالہ مشرقی افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے جو مکرم قاضی مبارک احمد صاحب بھٹی کا نواسہ اور مکرم قاضی بشیر احمد صاحب مرحوم کا پوتا ہے منیر احمد صاحب بھٹی کی والدہ محترمہ کی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام حبیب احمد تجویز فرمایا ہے احباب کرام سے بچے کو والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم احمدیت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عزیزم منیر احمد آج کل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔ (عبدالرحمن انور ربوہ)

نوٹ:۔ مکرم منیر احمد صاحب بھٹی نے اس خوشی میں ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

مجلس شوریٰ کا ایجنڈا

تمام جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے

مجلس شوریٰ کا ایجنڈا تمام جماعتوں کو بذریعہ ڈاک بھجوا دیا گیا ہے اگر ایک دو دن تک کسی جماعت کو ایجنڈے کی کاپی نہ ملے تو دفتر ہذا کو اطلاع دے کر جس قدر کاپیاں مطلوب ہوں منگوالی جائیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ)

درخواست دعا

محمد اسحٰق صاحب انور ربوہ دماغی عارضہ سے دوبارہ شدید بیمار ہو گئے ہیں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و رحم سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرما کر صحت و عافیت اور راحت و آرام کی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔

۲۔ دفعدار مرزا محمد عبداللہ صاحب دردشت ٹانگ میں شدید درد اور متعدد عوارض کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں داخل ہیں خیال ہے اپریشن ہو گی لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور درد سے دعا کریں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی باتیں

(بقیہ صہ ۵)

اور ان دعاؤں کی قبولیت کے طفیل بندہ نے معجزانہ طور پر شفائے کاملہ پائی "مشتے از خروارے" کے طور پر یہ چند واقعات اپنے دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ یہ دائمی زندگی حاصل کر جانے والے وجود آسمان کے چاند اور ستاروں کی طرح قوموں اور ملکوں کی نسلاً بعد نسل رہنمائی کرتے چلے جاتے ہیں اور ان کی برکات اور فیض دنیا پر جاری و ساری رہتی ہیں، ہمارے اس محسن نے ہمارے ساتھ جو لطف و کرم جود و سخا کا سلوک تا حیات جاری اور قائم رکھا اللہ تعالیٰ اس سے ہزاروں ہزار گنا بڑھ کر آپ کو اجر دے آقائے دو جہان سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں بلا حساب جگہ عطا فرمائے آمین ثم آمین اللھم آمین اور ہمارے پیارے امام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کو عاجلہ شفاء کاملہ عطا فرما کر ہمارے زخمی دلوں پر اپنے رحم و کرم سے مرہم لگائے آمین۔